Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۳ رجمادی الثانی ۱۳۹۹ھ پیر ۳۰ شہادت ۱۳۵۸ ہش ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۹۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ ر اپریل ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میرے بھائی عبدالقدوس خان امیر جماعت احمدیہ پشاور کو ۲۲ ر اپریل کو دل کا دورہ پڑا تھا اسی دن سے خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور یونیورسٹی کے کارڈیک کیئر یونٹ (CARDIAC CARE UNIT) میں داخل کئے گئے ہیں۔

ہسپتال میں تقریباً ہر رات دل کا دورہ پڑتا ہے۔ اس وقت حالت تشویشناک ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ برادرم کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالسلام خان شاہین ٹاؤن ۔ پشاور)

ملاقات جمعرات کے روز صرف بارہ بجے دوپہر تک ہوسکے گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ہر جمعرات کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات گرمی کی شدت کی وجہ سے صرف بارہ بجے دوپہر تک ہوسکے گی۔ احباب آٹھ بجے صبح تک دفتر میں تشریف لے آئیں۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ملاقات کے لئے صرف جمعرات کا دن مخصوص ہے مگر بعض دوست بیرونجات سے دوسرے ایام میں بھی ملاقات کے لئے تشریف لے آتے ہیں دفتر کو ان سے معذرت کرنا پڑتی ہے۔ اس لئے احباب صرف جمعرات کے روز ہی ملاقات کے لئے تشریف لائیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے اور اس کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے

اصل جنّت خدا ہے اسی لئے بہشت کا اعلیٰ ترین انعام اس نے خود اپنی رضامندی کو قرار دیا

ارشادِ باری تعالیٰ

وَعَدَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا وَ مَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

(التوبہ آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے ایسی جنتوں کے وعدے کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا (بھی وعدہ کیا ہے) اور اس کے علاوہ اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے (جو اُن کو ملے گا)، اس (انعام) کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لِاَہْلِ الْجَنَّۃِ یَا اَہْلَ الْجَنَّۃِ! یَقُوْلُوْنَ لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ ۔ فَیَقُوْلُ ہَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ ۔ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَہٗ اَبَدًا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ۔

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہشتیوں سے فرمائے گا اے بہشتیو! وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم حاضر اور موجود ہیں تیری خدمت میں، اور بھلائی تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہ فرمائے گا کیا راضی ہو تم؟ وہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ہم کو کیا ہوا جو ہم راضی نہ ہوں گے حالانکہ تُو نے ہم کو وہ مراتب عطا کئے ہیں جو کسی کو اپنی مخلوق میں سے نہیں دیئے۔ وہ فرمائے گا آیا میں اس سے بہتر چیز تم کو نہ دوں۔ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! اور کون سی چیز ان مراتب سے بہتر ہوگی۔ پس خدا فرمائے گا وہ یہ کہ میں نازل کروں گا تم پر اپنی خوشنودی اور اس کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہ ہوں گا۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

"اعلیٰ درجہ کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنّت پوشیدہ کو کہتے ہیں۔ اور جنّت کو جنّت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنّت خدا ہے جس کی طرف تردّد منسوب ہی نہیں ہوتا اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ہی رکھا ہے۔ انسان، انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دُکھ اور تردّد میں ہوتا ہے۔ مگر جس قدر قربِ الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ سے رنگین ہوتا جاتا ہے اُسی قدر اصل سُکھ اور آرام پاتا ہے جس قدر قربِ الٰہی ہوگا لازمی طور پر اُسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصّہ لے گا اور رفع کے معنی اسی پر دلالت کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۳۷)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سیّد عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۳ رجمادی الثانی ۱۳۹۹ھ

۳۰ رشہادت ۱۳۵۸ ہش

۳۰ راپریل ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ہلاکت کی راہ اور اس سے حفاظت کا قرآنی طریق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی بار بار اور بہ تکرار تلقین فرمائی ہے۔ اس ضمن میں اس نے انفاق فی سبیل اللہ کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈال کر بتایا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو خود اُسی کی راہ میں بے دریغ خرچ کریں گے وہ ان کے مال کو بڑھائے گا اور اس حد تک بڑھائے گا کہ وہ سات سو گنا سے بھی زیادہ تجاوز کر جائے گا۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے مال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے کو سراسر نقصان دہ اور مضرت رساں قرار دیا ہے بلکہ خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنے کو سراسر ہلاکت کی راہ قرار دے کر ہلاکت سے بچنے کی نہایت پُرزور الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ہے کہ جو لوگ اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ نہیں کریں گے وہ خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ:- اور اللہ کے راستہ میں (مال وجان) خرچ کرو اور (مال وجان کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرکے) اپنے ہی ہاتھوں (اپنے آپ کو) ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان (کی صفت) سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

اس آیت سے صاف عیاں ہے کہ اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے یہی نہیں ہوتا کہ انسان ان برکتوں سے محروم ہو جاتا ہے جو انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں انسان کے شاملِ حال ہوتی ہیں (اور ان برکات میں وہ برکت بھی شامل ہے جو مال میں غیر معمولی اضافہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے) بلکہ انفاق فی سبیل اللہ سے جی چرانے اور خسّت سے کام لینے کے نتیجہ میں انسان خود اپنے ہاتھوں تباہی اور ہلاکت مول لیتا ہے۔ یہ تباہی دو صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے اوّل تو وہ مال جسے خرچ کرنے میں انسان خسّت سے کام لیتا ہے خود خدا کا عطا کردہ ہوتا ہے اگر چاہے تو وہ مال واپس لے کر ایسے شخص کو اقتصادی تباہی سے دوچار کر سکتا ہے یا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایسے خسیس شخص کو کثرتِ مال کی وجہ سے مکروہاتِ دنیا میں مبتلا کر کے اسے عبرت انگیز انجام سے دوچار کر دیتا ہے جیسا کہ قارون کے ساتھ اس نے کیا۔ چنانچہ قارون کو دنیا میں جس عبرتناک انجام سے دوچار ہونا پڑا اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۖ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

(القصص آیات ۸۲، ۸۳)

ترجمہ:- پھر ہم نے اس (یعنی قارون) کو اور اس کے قبیلہ کو مکروہات میں مبتلا کر دیا اور کوئی جماعت ایسی نہ نکلی جو اللہ کے سوا اُس کی مدد کرتی اور کسی تدبیر سے بھی وہ بچ نہ سکا اور وہ لوگ جو کل تک اس کے مقام پر پہنچنے کی تمنا کرتے تھے کہنے لگے کہ تجھ پر ہلاکت ہو اللہ ہی یقیناً اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں فراخی دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگی کر دیتا ہے اگر ہم پر اللہ نے احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی مصیبتوں کا شکار کر دیتا، تجھ پر ہلاکت ہو (بات یہی ہے کہ) منکر کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

دوسرے، مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے بلکہ اسے سرمایہ کے طور پر جمع رکھ چھوڑنے کے نتیجہ میں ہلاکت اس صورت میں بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ آخرت میں بھی دردناک عذاب مقدر کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو آخرت میں ملنے والے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَلَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

(التوبۃ آیات ۳۴، ۳۵)

ترجمہ:- وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے اُن کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ (یہ عذاب) اُس دن (ہوگا) جبکہ اس (جمع شدہ سونے اور چاندی) پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی پھر اس (سونے اور چاندی) سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائیں گے (اور کہا جائیگا کہ) یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔

بہرحال ان جملہ آیات سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو خود اُس کی راہ میں خرچ نہ کرنا اور اسے صندوقوں میں بند کرکے اپنے پاس روک رکھنا ہلاکت کی راہ ہے۔ اس کا نتیجہ دُنیا اور آخرت دونوں جہانوں میں ہلاکت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور انسان کو خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کا مصداق بنا چھوڑتا ہے اسی لئے مال کی بے جا محبّت اور اسے خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے پہلوتہی کی ہلاکت آفرینی کو واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"جب تک انسان خدا تعالیٰ ہی میں راحت اور اطمینان نہیں پاتا وہ نجات نہیں پا سکتا کیونکہ نجات اطمینان ہی کا ایک مترادف لفظ ہے۔

میں نے بعض آدمیوں کو دیکھا اور اکثروں کے حالات پڑھے ہیں جو دُنیا میں مال و دولت اور دُنیا کی جھوٹی لذّتیں اور ہر ایک قسم کی نعمتیں اولاد اعزاز رکھتے تھے۔ جب مرنے لگے اور ان کو اس دُنیا کے چھوڑ جانے اور ساتھ ہی ان اشیاء سے الگ ہونے اور دوسرے عالم میں جانے کا علم ہوا تو ان پر حسرتوں اور بے جا آرزوؤں کی آگ بھڑکی اور سرد آہیں مارنے لگے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا جہنّم ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں دے سکتا بلکہ اُس کو گھبراہٹ اور بیقراری کے عالم میں ڈال دیتا ہے۔

اس لئے یہ امر بھی میرے دوستوں کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہنا چاہیئے کہ اکثر اوقات انسان اہل و عیال اور اموال کی محبّت ہاں ناجائز اور بے جا محبّت میں ایسا محو ہو جاتا ہے اور اکثر اوقات اسی محبّت کے جوش اور نشے میں ایسے ناجائز کام کر گزرتا ہے جو اُس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا کر دیتے ہیں اور اس کے لئے ایک دوزخ تیار کر دیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۱۱، ۱۱۲)

الغرض اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو خود اُسی کی راہ میں خرچ کرنے میں خسّت سے کام لینا ہلاکت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس سے بچنے اور محفوظ ہونے کا ایک ہی طریق ہے کہ انسان اپنے مال کو دلی بشاشت کے ساتھ خدا کی راہ میں خرچ کرے۔ اس سے نہ صرف یہ کہ اُس کے مال میں برکت پڑے گی بلکہ اُس کی عاقبت بھی محمود ہوگی اور وہ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ کی رُو سے اعلیٰ ترین انعام یعنی رضائے الٰہی کا بھی مورد بنے گا۔

درخواستِ دعا

میرا لڑکا عزیز بشارت احمد ابن چوہدری فیض احمد سخت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد یعقوب کاتب۔ اڈہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ گھانا کا ۵۳ واں جلسہ سالانہ

- بیس ہزار سے زائد شمع محمدی کے پروانوں کا اجتماع
- نماز تہجد۔ درس اور تقاریر کا ایمان افروز پروگرام
- بے مثال مالی قربانی کا مظاہرہ
- اخبارات۔ ریڈیو اور ٹی وی پر کثرت سے اشاعت

—— (مرتبہ:۔ سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ مقیم گھانا مغربی افریقہ) ——

پہلے دن کی تیسری نشست

نماز مغرب و عشاء سے فراغت پانے کے بعد اس دن کی تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم Yousaf Ankamah وولٹا ریجنل چیرمین کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد دیگر سرکٹ مبلغین نے مقامی زبان میں احباب کو نصائح کیں۔ اس کے بعد تمام حاضرین کو سلائیڈز دکھائی گئیں۔ ان سلائیڈز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو مبارک اور خلفاء کے فوٹوز کے علاوہ قادیان اور ربوہ کی مساجد نیز بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیرون ملک افریقہ کے دورہ پر مشتمل یہ سلائیڈز تھیں جو کہ حاضرین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئیں۔ اور اس طرح رات ۱۱ بجے یہ اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی

صبح ۹ بجے سے پہلے ہی جلسہ گاہ بھر چکی تھی۔ معزز مہمان Alhaj Idrisu Mahama وکل گورنمنٹ کے کمشنر کی آمد پر گارڈ آف آنر پیش کیا گیا۔ ان کا استقبال محترم امیر صاحب کی معیت میں جماعت کے تمام چیدہ چیدہ احباب کے علاوہ تمام مبلغین کرام۔ ڈاکٹر و ٹیچرز صاحبان نے کی۔ سٹیج پر تشریف رکھنے کے بعد مکرم جے۔ جی عیسےٰ صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد کمشنر صاحب نے قومی پرچم اور محترم امیر صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ اس دوران سٹیج پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم پڑھی جاتی رہی۔

اس کے بعد مکرم نور الدین صاحب ادم عداوتِ سیاست کے باوجود اخوت کے موضوع پر نہایت عمدہ پیرایہ میں اخوت و بھائی چارہ کے محاسن بیان کئے۔ اور اس بات کی اہمیت واضح کی کہ انسان خواہ کسی حالت میں ہو اسے اخوت کی بنیاد کو کسی صورت میں بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ موجودہ حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اکثر معاشرتی برائیوں کی وجہ اخوت کا فقدان ہے۔ آپ کی تقریر نہایت لطیف اور تمثیلی زبان سے مرقع تھی۔ مکرم نورالدین صاحب کی تقریر کے بعد مکرم معلم عبدالمومن صاحب آف وا نے تین معاشرتی برائیاں شراب۔ جوا اور زنا کی برائیوں اور نقصانات سے متعلق قرآن کریم اور احادیث نبویہ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم زکریا بن صالح صاحب سرکٹ مشنری نے مالی قربانیوں کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ اور اس طرح اس تقریر کے بعد ان فرزندانِ توحید نے اپنی بے مثال مالی قربانی کا آغاز کر دیا۔ جو کہ اگلے دن تک جاری رہی۔ اس کے بعد معزز مہمان نے تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اعلیٰ تعلیم کے بغیر کسی جماعت یا قوم کی ترقی نہیں ہو سکتی۔ اور اسلام نے تعلیم پر بڑا زور دیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آجکل مسلمان نہ دینی تعلیم میں کوئی دلچسپی لیتے ہیں اور نہ اس کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ محترم معزز مہمان نے قرآن مجید کے گھانا کی مختلف زبانوں میں تراجم شائع کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ تعلیم کے میدان میں اور قرآن مجید کی اشاعت کے میدان میں آگے نکلتی چلی جا رہی ہے۔

دوسرا اجلاس

آج جمعۃ المبارک بھی تھا۔ تمام احباب نے محترم امیر صاحب کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ خطبہ جمعہ میں امیر صاحب نے تمام احباب کو اخوت و محبت اور بھائی چارہ کی طرف توجہ دلائی۔ نماز جمعہ کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم نورالدین ادم ریجنل چیرمین ایسٹرن ریجن کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد گریٹر اکرا Greater Accra کے ریجنل چیرمین صاحب نے شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم الحسن بن صالح صاحب نے مکرم الحاج صالح صاحب مرحوم کی سیرت سے چند ایمان افروز واقعات سنائے اور بتایا کہ وا Wa میں احمدیت انہی کے ذریعہ پھیلی اور آپ نے بہت تکالیف برداشت کیں۔ اور جو لوگ احمدی ہوئے ان کے علاقہ میں انہیں بھی بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ بائیکاٹ کیا گیا۔ گھروں سے نکالے گئے۔ حتی کہ پانی تک بھی بند کر دیا گیا اور بہت سی احمدی احباب کی بیویاں تک چھین لی گئیں۔ اور انہیں ماں باپ نے اپنے خاوندوں کے گھر سے بلوا لیا۔ ان تمام تکالیف کے باوجود وہ ثابت قدم رہے اور آج اللہ تعالےٰ کے فضل سے Wa کے علاقہ کے تمام چیدہ چیدہ احباب احمدی ہیں اور اس علاقہ میں اب احمدیت خدا تعالےٰ کے فضل سے مضبوطی سے قائم ہے۔

سالٹ پانڈ کے پیراماؤنٹ چیف کی آمد

اسی دوران سالٹ پانڈ اور Nkusukum کے علاقہ کے پیراماؤنٹ چیف جو کہ عیسائی ہیں بھی اپنی مخصوص روایات کے ساتھ تشریف لائے آپ نے بھی اس موقعہ پر حاضرین سے خطاب کیا۔ اور اپنی تقریر میں انہوں نے کہا کہ میں نے جماعت احمدیہ کو ہمیشہ ہی ترقی کی راہ پر گامزن دیکھا ہے۔ افراد جماعت احمدیہ کی قابلیت، نیکی اور خلوص سے ہمدردی قابل ذکر ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آپ کا ہیڈکوارٹر سالٹ پانڈ سے اکرا تبدیل ہو گیا ہے۔ اس سے ہم اہالیان سالٹ پانڈ کو افسوس ہوا ہے۔ کیونکہ گو ہم خود احمدی مسلمان نہیں تاہم سالٹ پانڈ میں آپ کے ہیڈکوارٹر کا ہونا اس سالٹ پانڈ کے لئے باعث فخر تھا۔ اس پر مکرم امیر صاحب نے ہیڈکوارٹر اکرا لے جانے کی وجوہات بیان فرمائیں۔ اور انہیں سمجھایا کہ ہم اکرا رہ کر بھی آپ لوگوں کی اسی طرح خدمت کریں گے جس طرح کہ سالٹ پانڈ رہتے ہوئے ہماری خدمات آپ کے لئے وقف تھیں۔

اس کے بعد پھر مالی قربانی کا دور شروع ہوا۔ اور احباب نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصہ لیا اور اس طرح شام ۵ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرے دن کے تیسرے اجلاس کی کارروائی

نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم الحاج Yayah Bentong [illegible] مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب [illegible] ایسٹرن ریجن جو کہ احمدیہ نیشنل ایگزیکٹو کے چیئرمین بھی ہیں کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد مکرم [illegible] Mensah Quainoo صاحب نے اپنے چند دلچسپ واقعات سنا کر حاضرین کے ایمانوں میں زیادتی کی۔ یہ صاحب ایسٹرن ریجن کے ایک سرکٹ کے انسپکٹر ہیں۔ امسال انہیں حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کے بعد [illegible] احباب نے [illegible] کے موضوع پر [illegible] ایمان افروز تقاریر [illegible] ان میں سے [illegible] عیسائی اور ایک غیر احمدی [illegible] کے ہاتھ پر [illegible] اس کے بعد [illegible] نے [illegible] اور بتایا کہ اسلام کا پیغام [illegible] دنیا میں [illegible] ہو جائے گا۔ تبلیغ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو تبلیغ کی ذمہ داری سمجھنا چاہیئے۔ اور ہر شخص کو [illegible]

آپ کی تقریر کے ساتھ ہی رات کے گیارہ بجے یہ اجلاس برخاست ہوا۔

جلسہ کا آخری دن اور پہلا اجلاس

آج کے اجلاس کی اس کارروائی کے لئے معزز مہمان [illegible] Evans [illegible] کمشنر آف ایجوکیشن تشریف لائے۔ حسب سابق خدام الاحمدیہ کے نوجوانوں نے اپنی وردی میں ملبوس ان کو گارڈ آف آنر پیش کیا۔ بعدہ محترم امیر صاحب نے معزز مہمان کا تمام چیدہ چیدہ احباب اور ڈاکٹرز اور اساتذہ کرام سے تعارف کرایا۔

اس کے بعد محترم امیر و مشنری انچارج مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت مکرم ابراہیم صاحب بونسو نے کی۔ اور ترجمہ بھی آپ ہی نے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ قومی پرچم مکرم کمشنر صاحب اور لوائے احمدیت محترم امیر صاحب نے لہرایا۔ اس دوران سٹیج پر عربی نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد مکرم حنیف بن کیکس جنرل مینیجر احمدیہ ایجوکیشنل یونٹ کی تقریر "ہمارے تعلیمی ادارے اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مکرم مولانا الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب کے عہد میں باقاعدہ یہاں سکول جاری ہوئے اور پھر اس طرح ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے افریقہ کے دورہ کے ساتھ ہی گھانا میں تعلیمی میدان میں ایک نیا دور شروع ہو گیا۔ اور اس وقت سے اب تک کئی سکول کھل چکے ہیں۔ اور اب حال ہی میں [illegible] میں لڑکیوں کے لئے ایک ووکیشنل سکول کھولا گیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے یہ سارے سکولز ملک و قوم کی خدمت کے لئے نہایت مشکلات میں کھولے ہیں۔ اس لئے احباب کو زیادہ سے زیادہ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

کمشنر کے لئے قرآن کریم کا تحفہ

اس کے بعد معزز مہمان نے تقریر کی۔ آپ نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے مختصر سی تقریر فرمائی اور وزارت تعلیم کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کئی اہم مواقع پر ہماری مشکلات کو حل کیا اور امید ہے کہ آئندہ بھی ان کی طرف سے اخلاقی اور عملی مدد ملتی رہے گی۔
اس کے بعد محترم امیر صاحب نے نعرہ تکبیر اور اسلام زندہ باد، اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں میں معزز مہمان کی خدمت میں قرآن مجید کا نسخہ پیش کیا۔ (یہ قرآن مجید حال ہی میں گھانا میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پہلی بار شائع ہوا ہے۔)

اس کے بعد قریباً ۱۱½ بجے مالی قربانی کا دوبارہ افتتاح ہوا۔ اور یہ سلسلہ پونے ایک بجے تک جاری رہا۔

اختتامی اجلاس

نماز ظہر و عصر جمع کرنے کے بعد آج کے آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت کے بعد محترم جناب ڈاکٹر طارق احمد صاحب میڈیکل آفیسر آگونا سویڈرو نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "نصرت جہاں سکیم کے تحت کامیابی"۔ آپ نے اپنی تقریر میں نصرت جہاں سکیم کے تحت سکولز اور ہسپتال کھولنے کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کا مقصد لوگوں کی بے لوث خدمت کرنا ہے۔ آپ نے اَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ سے استدلال کیا کہ ہمیں انسانی ہمدردی کے پیش نظر عوام کی تعلیمی جسمانی اور اخلاقی میدان میں حکومت کی مدد کرنی چاہیئے۔ آپ نے تمام اساتذہ کرام اور ڈاکٹر صاحبان جو اس بابرکت سکیم کے تحت کام کر رہے ہیں سے اپیل کی کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کا مبلغ سمجھتے ہوئے اپنے اخلاق اور کردار کو مدنظر رکھیں۔ اور اس طرح بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کریں۔ کہ جس عظیم خدمت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بابرکت سکیم کا آغاز فرمایا پورا ہو [illegible]۔

دو نئے گھانین مبلغین کی آمد اور استقبالیہ

مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب کی تقریر کے بعد محترم امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ گھانا نے باضابطہ طور پر دو نئے گھانین مبلغین کی آمد پر استقبالیہ دیا۔ یہ مبلغین مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب اور مکرم مولوی ابراہیم بن یعقوب صاحب ہیں۔ گزشتہ سال یہ دو مبلغین جامعہ احمدیہ سے اپنی شاہد کی ڈگری مکمل کر کے یہاں پہنچے تھے۔ محترم امیر صاحب نے اپنے استقبالیہ میں بتایا کہ یہ دونوں آٹھ سال کے بعد تعلیم مکمل کر کے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اخلاق اور محبت اور پیار کے ساتھ کام کرنے کی توفیق دے۔
اس کے بعد مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب آف وا [illegible] نے جواباً شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی ابراہیم بن یعقوب صاحب نے بھی جواباً شکریہ ادا کیا۔ اور آپ نے بتایا کہ یہ ساری برکتیں صرف خلافت ہی سے وابستہ ہیں۔ اور کہا کہ ہم سب کو خلافت کے ساتھ زندہ اور روحانی تعلق قائم رکھنا چاہیئے۔ اور اسی کے ذریعہ ہم اسلام کو تمام ادیان میں غالب کر سکتے ہیں۔

ربوہ اور قادیان کے تاثرات

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیت کا یہ مبارک پودا لگایا تھا۔ آج ہر بینا آنکھ آسمان تک اس کی شاخوں کا مشاہدہ کر سکتی ہے۔ ہر دیار، ہر ملک، ہر خطۂ ارض پر خدا تعالیٰ کے فضل سے مسیح مہدی کے پروانے موجود ہیں۔ جو ہر سال اپنے اپنے ملکی حالات کے تحت اپنے مذہبی جلسے منعقد کرتے ہیں۔ ربوہ اور قادیان میں بھی ہر سال اپنی مقررہ تاریخوں میں جلسہ کیا جاتا ہے۔

ایک وقت وہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جب پہلا جلسہ ہوا تو صرف ۷۵ احباب شامل ہوئے تھے مگر آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ہزاروں سے بڑھ کر لاکھوں تک جا پہنچی ہے اور شمع محمدی کے پروانے ہر سال ربوہ میں خلافت کے گرد جمع ہو کر برکات حاصل کرتے ہیں۔ اور دنیا کے ہر خطہ سے ہی قریباً احمدی ربوہ میں جلسہ میں شمولیت کے لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ امسال جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے جماعت احمدیہ گھانا کی طرف سے ۹ افراد پر مشتمل وفد بھیجا۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے اختتام کے بعد جماعت احمدیہ گھانا کے امیر وفد مکرم محمد اسمٰعیل صاحب آف سالٹ پانڈ میں جلسہ سالانہ کے دوران ٹھیک وقت پر پہنچ گئے۔ چنانچہ واپس آ کر انہوں نے ربوہ اور قادیان کے تاثرات بیان کئے۔

سب سے پہلے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ تمام احباب تک پہنچایا۔ اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سفر ربوہ اور قادیان کا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔ قادیان اور ربوہ کی ساری باتیں تو بتانا بڑا مشکل ہے۔ ہمارا زیادہ وقت حضور ایدہ اللہ اور علمائے کرام کی باتوں کو سننے اور یاد الٰہی میں گزرا۔ سردی بہت تھی مگر اس کے باوجود احباب نماز تہجد کے لئے مسجد میں جاتے تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ قادیان بھی دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کے مزاروں پر دعائیں کرنے کا موقعہ ملا۔ جلسہ گاہ کا نقشہ کھینچتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ پاکستان کے دوستوں کا تو کچھ شمار ہی نہیں اور دنیا بھر سے جو دوست آئے ان کے متعلق [illegible] حضور کی تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے [illegible] لوگ نشان مانگتے ہیں۔ ربوہ بھی ایک عظیم نشان ہے۔ [illegible] سال کے تھوڑے سے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے اسے کیا بنا دیا۔ اس سے قبل ربوہ کی حالت تھی کہ اس علاقہ سے شام کے بعد گزرتے ہوئے لوگ ڈرتے تھے۔ کیونکہ یہاں چور، ڈاکو رہتے تھے۔ مگر اب چھیننے والے تو بستے ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل جیتنے والے بستے ہیں۔ یہ علاقہ جنگل تھا۔ مگر اب مسیح مہدی کے خلفاء کی دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جنگل میں منگل بنا دیا ہے۔ اور آج تمام دنیا کے کناروں سے لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اور اپنے رب کریم کا شکر ادا کرتے ہیں۔

محترم اسمٰعیل صاحب نے بتایا کہ [illegible] سکول، کالج اور ۲۹ مساجد بھی خدا تعالیٰ کی برکات کے نشان ہیں۔ (دیہاتی)

چوہدری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر ریلوے پولیس وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

میرے بڑے بھائی محترم چوہدری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر ریلوے پولیس کراچی کینٹ گزشتہ ایک سال سے دل کے عارضہ سے بیمار تھے۔ مورخہ ۲۸ اپریل کراچی میں بعمر قریباً پچاس سال وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کا جنازہ آج بذریعہ جناب [illegible] ربوہ پہنچ رہا ہے۔ نماز جنازہ بعد نماز [illegible] مسجد مبارک میں ہوگی

نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ
ضلع سیالکوٹ (حال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبیؐ کا ایک پہلو ۔ غیرتِ دینی

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب، مربی سلسلہ، مقیم کوئٹہ

انسان کی عادت ہے کہ وہ اپنی محبوب ہستی کے خلاف کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ دنیاداروں کا بھی یہی طریق ہے۔ جب کبھی ان کی محبوب چیز کے متعلق کوئی بات اُن کے کان میں پڑے تو فوراً لال پیلے ہو جاتے ہیں اور غم و غصہ سے بھر جاتے ہیں بلکہ مرنے مارنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔

دورِ حاضرہ میں دین کے معاملہ کو ذرہ بھر حیثیت نہیں دی جاتی۔ اوّل اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا اور اگر کوئی دل ایسا ہو جو اس طرف مائل ہو یا اس بارہ میں ذرا قربانی کرنے کے لئے تیار ہو تو لوگوں کی توجہ اس کی طرف سے ہٹ جاتی ہے۔ اور اگر کسی مجلس میں اس کا ذکر آ جائے تو بے پرواہی سے اس کے ذکر کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور سمجھا جاتا ہے۔ اگر ہم اس پہلو کو بنظرِ غائر دیکھیں تو گو بظاہر اس کو بالکل معمولی تصور کیا جاتا ہے۔ مگر تمام حقائق اور خیر و خوبی اس پہلو کو قدر و منزلت دینے میں نظر آتی ہے کیونکہ محبت سنوارنے والی باتیں کرنا اور اس پر عمل پیرا ہونا اور دوسروں کے سامنے اس کے اعلیٰ نمونے پیش کرکے اس کی اصل طاقتوں کا اظہار کرنا ہی اصل وقعت اور شان ہے۔

اس خلق کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا جائزہ لیا جائے تو اس میں بھی آپ باکمال ہیں۔ جس کی نظیر ڈھونڈنے سے نہیں ملتی۔

آپؐ کے ساتھ دشمنوں نے ہر قسم بدسلوکی کی۔ آپؐ کو تنگ کیا گیا۔ آپؐ کے ماننے والوں کو بھوکا رکھا گیا۔ اور ان کو پوری طرح نقصان پہنچایا جاتا رہا آپؐ نے ان تمام واقعات کو نہایت وسعتِ قلبی اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے برداشت کیا۔ کبھی بے صبری اور بے چینی کا نام تک نہ لیا۔ جب کبھی کوئی دکھ وہ ماجرا سنتا تو آپؐ نے ہمیشہ صبر کی تلقین کی اور نہایت نرمی سے سمجھا دیا۔ مگر خدا تعالیٰ کے بارہ میں کوئی ہتک آمیز بات آپؐ سننے کے لئے تیار نہ تھے۔ اگر کوئی موقعہ پیدا ہو جاتا تو فوراً اللہ تعالیٰ کا پاک و صاف ہونا ثابت کرتے۔ اگر کوئی خداوندی احکام کو لاپرواہی کے انداز میں دیکھتا تو فوراً اس کو تنبیہ فرماتے۔ اب اس حقیقت کے ثبوت میں صرف ایک مختصر واقعہ احادیث سے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

اس کی عربی عبارت کا ترجمہ طوالت کے خوف سے یہاں درج کرتا ہوں:۔

"ایک موقعہ پر جنگِ اُحد میں جبکہ لشکر پراگندہ ہو گیا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد ایک قلیل جماعت رہ گئی تھی تو ابوسفیان نے پکار کر کہا۔ کیا تم میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے؟ اور اس بات کو تین بار دہرایا۔ لیکن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو منع کر دیا کہ وہ جواب نہ دیں اس کے بعد ابوسفیان نے تین بار باآواز بلند کہا۔ کیا تم میں ابن ابی قحافہ (ابوبکر) ہے؟" جب اس کا جواب بھی نہ دیا گیا۔ تو پھر اس نے تین بار پکار کر کہا۔ "کیا تم میں ابن الخطاب (حضرت عمرؓ) ہے؟" پھر بھی جب جواب نہ ملا تو اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ کہ یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ اس بات کو سن کر حضرت عمرؓ برداشت نہ کر سکے اور فرمایا۔ اے خدا کے دشمن تو نے جھوٹ کہا ہے جن جن کا تو نے نام لیا ہے سب کے سب زندہ ہیں۔ اور وہ چیز جسے تو ناپسند کرتا ہے ابھی باقی ہے۔ اس کے جواب کو ابوسفیان نے سن کر کہا کہ آج کا دن بدر کا بدلہ ہو گیا اور لڑائی کا حال ڈول کا سا ہوتا ہے۔ تم اپنے مقتولوں میں بعض ایسے پاؤ گے کہ جن کے ناک اور کان کٹے ہوں گے۔ میں نے اس بات کا حکم نہ دیا تھا لیکن اس بات کو ناپسند بھی نہ کیا تھا۔ اس نے پر فخریہ کلمات باآواز بلند کہے۔ "اُعْلُ ھُبَل۔ اُعْلُ ھُبَل" (یعنی اے ہبل بت تیرا درجہ بلند ہو!) تب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم جواب کیوں نہیں دیتے تو صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ ہم جواباً کیا کہیں؟ تو آنحضورؐ نے فرمایا:۔ تم "اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ" کہو اور "اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ" بار بار دہراؤ!

گویا آپؐ کو اپنے خدا کے لئے بڑی غیرت تھی۔ اس لئے تو آپؐ مشرکانہ کلمہ کی وجہ سے بے چین ہو گئے

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی شعر آپؐ کی مدح میں کتنا پُر لطف ہے۔

وجہ المھیمن ظاھر فی وجھہ
وشئونہ لمعت بھذا الشان

(اس کے چہرہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے اور اس کی شان میں خدا کی شان نمایاں ہے۔)

درخواستِ دعا

خاکسار چند دنوں سے گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے

غلام رسول
(احمد نگر ضلع جھنگ)

وقفِ عارضی پر رحمتوں کا نزول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم میں سے جو دوست وقفِ عارضی پر گئے ہیں انھوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقفِ عارضی کے لئے باہر گئے ہیں اس وقت وہ دنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں۔ کسی کا کوئی فکر نہیں ہوتا۔ پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ دعا اور استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پر نازل ہوتا دیکھتے ہیں۔"

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۶۷ء ص۳)

احباب ہر سال دو ہفتہ کے لئے وقفِ عارضی میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

زعماء انصار اللہ اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں کہ آیا آپ کی جماعت نے دفتر دوم تحریک جدید کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ کا مقرر کردہ ٹارگٹ پورا کر دیا ہے یا کہ نہیں۔ اپنی رپورٹوں میں اس کا تذکرہ فرمائیں۔

(قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

ہماری پیاری والدہ

پیاری والدہ محترمہ ۱۹۰۳ء میں نواں حمزہ غوث ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئیں اور ایک خاندان کے مخلص اور باوقار کاشتکار چوہدری جھنڈے خان کی بڑی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی شادی موضع "اورا" ضلع سیالکوٹ کے ایک معروف خاندان کے بزرگ چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان کے ساتھ ہوئی۔ والدہ صاحبہ شادی کے وقت احمدی نہ تھیں۔ شادی کے بعد آپ جلد ہی قادیان چلی گئیں۔ محترم والد صاحب نے بھی ان کو بیعت کے لئے مجبور نہ کیا۔ فرمایا کرتی تھیں کہ میں خدا تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعائیں کیا کرتی تھی کہ اے میرے قادر کریم خدا اس معاملہ میں میری راہنمائی فرما۔

خوابوں کے ذریعہ سے ان پر احمدیت کی حقیقت واضح ہوئی۔ انہیں عالم خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بارہا شرف باریابی نصیب ہوا اور انہوں نے اپنے مکمل اطمینان کے بعد برضا و رغبت احمدیت قبول کی اور آخر دم تک اپنے اس عہد کو کمال ثابت قدمی اور جوانمردی سے نبھا کر ۱۷ اپریل ۱۹۷۸ء کو ہم سب بھائیوں کو سوگوار چھوڑ کر اپنے پیارے رب کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

والدہ مرحومہ نہایت صابر و شاکر تھیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر ہمیشہ راضی رہتیں۔ بہت ملنسار، خلیق اور سادہ مزاج خاتون تھیں۔ تکبر اور غرور نام کو نہ تھا۔ اور انتہائی دعا گو تھیں۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حد درجہ محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا دیا ہوا عنابی رنگ کی گرم چادر کو بطور تبرک بڑی احتیاط سے رکھتیں۔

۱۹۴۷ء میں ہم کو مختلف نامساعد حالات سے دوچار ہونا پڑا۔ اپنے بیگانے سب ہمارے دشمن بن چکے تھے۔ پورے گاؤں میں ہمارا اکیلا احمدی گھر تھا۔ ہماری پیاری والدہ نے شدید قسم کی مخالفت کے باوجود کسی قسم کی ایمانی کمزوری کا اظہار نہ کیا۔ آپ نے کمال جرأت اور صبر و استقلال سے سب سختیاں برداشت کیں لیکن اپنے جذبۂ ایمانی پر آنچ نہ آنے دی۔

مرحومہ ایک مثالی ماں تھیں جس نے اپنی اولاد کی تربیت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ آج ہم سب بھائی ان کے سایۂ عاطفت اور شفقت سے محروم ہو گئے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے۔ اپنے قرب سے نوازے اور ہم سب بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

منور احمد بھٹی
سٹیلائیٹ ٹاؤن۔ سرگودھا

اللہ جڑیا خان آف باڈہ (سندھ)

جماعت احمدیہ باڈہ ضلع لاڑکانہ (سندھ) کے ایک نہایت مخلص دوست اللہ جڑیا خان صاحب ولد رحیم ڈنو خان صاحب ۔ ۱۳ مئی ۱۹۷۸ء کو ہم سے جدا ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

خاکسار چالیس سال سے باڈہ میں رہائش پذیر ہے۔ میں نے دیکھا کہ مرحوم اللہ جڑیا خان اس علاقہ کے مخلصین میں بلند مقام رکھتے تھے۔ نیکی اور اخلاص میں وہ دوسروں پر سبقت لے جانے والے اور احمدیت کی تعلیم کا ایک نمونہ تھے۔ اپنے اخلاقِ حسنہ کی وجہ سے اپنوں اور غیروں میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

مرحوم خدمتِ دین کی بہت خواہش رکھتے تھے۔ جب بھی سلسلہ کی طرف سے قربانی کے لئے کوئی آواز آئی۔ فوراً اس پر لبیک کہا۔

۱۹۴۷ء میں خاکسار جماعت احمدیہ باڈہ کا امیر تھا۔ حفاظتِ مرکز کے لئے رضا کار طلب کئے گئے تو مرحوم اللہ جوڑیا خان نے سب سے پہلے اپنا نام پیش کیا۔ اس جماعت سے مرحوم کے علاوہ آٹھ اور احباب بھی حفاظتِ مرکز کی غرض سے لاہور گئے۔ لیکن جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت مصلح موعودؓ لاہور پہنچ چکے ہیں اور اب رضا کاروں کی ضرورت نہیں۔ حضورؓ نے ہمیں واپسی کا ارشاد فرمایا۔ ان سب افراد نے سفر خرچ خود برداشت کیا اور وہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے اپنے گھروں سے روانہ ہوئے تھے۔

کچھ عرصہ بعد کشمیر کے محاذ پر جہاد کے لئے رضاکار طلب کئے گئے تو مرحوم اللہ جوڑیا صاحب اس موقع پر دوسروں پر سبقت لے گئے۔ آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ (جو تعداد میں ۸ تھے) کشمیر کے محاذ پر گئے اور وہاں اپنا وقت پورا کر کے اور نہایت اخلاص سے اپنا کام سرانجام دے کر واپس باڈہ پہنچے۔

مرحوم اللہ جوڑیا خان خدمت بنی نوع میں بھی بہت خوش ہوتے تھے ہر ایک سے ہمدردی فرماتے اور بے لوث خدمت بجالاتے اور اپنی قوم کے افراد کو کلمۂ حق پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ طبیعت میں سنجیدگی تھی۔ گفتگو کا انداز بہت عمدہ تھا۔ اس لئے لوگ مرحوم کی باتیں بہت غور سے سنتے اور ناراضگی کا اظہار نہ کرتے۔ اعتراضات کا جواب نہایت مدلل اور تسلی بخش دیتے۔ تحصیل ڈوکری اور تحصیل وارہ کے اکثر لوگ ان سے واقف تھے اس لئے ان کی وفات کی خبر سن کر علاقہ کے وڈیرے بھی آئے اور دوسرے لوگ بھی اور ہر ایک نے ان کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور ان کی خوبیاں بیان کیں۔

ذریعہ معاش زمینداری تھا۔ اپنی ملکیتی زرعی زمین تھی۔ ہمیشہ دو تین بھینسیں رکھتے اور بلا تفریق مذہب و ملت اپنے گھر آنے والے کو رات کو دودھ پلاتے رات کو اگر کسی وقت مہمان بھی آ جاتے تو ان کے کھانے وغیرہ کا فوراً انتظام فرماتے سلسلہ کی حمایت و نصرت میں مشغول رہتے گو ان پڑھ تھے لیکن قرآن کریم اور احادیث کے درس باقاعدگی اور غور سے سننے کی وجہ سے خاصی علمی قابلیت پیدا کر لی تھی۔ آپ مسائل سن کر انہیں ذہن میں محفوظ رکھتے اور بوقت ضرورت انہیں دوسروں کے سامنے بیان کرتے۔ اپنی خوبیوں کی وجہ سے مرحوم ہمیں کبھی نہیں بھولیں گے انکی یاد دلوں سے محو نہیں ہوگی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے والہانہ محبت رکھتے تھے احمدی کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے۔

مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں دونوں بچے شادی شدہ اور صاحب عیال ہیں

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ ان کے بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور جماعت احمدیہ باڈہ میں جو ان کی وجہ سے خلاء پیدا ہوگیا ہے اس کو اپنے فضل سے پُر فرمائے۔ آمین!

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ
لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ
سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ
قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

(حکیم مولوی ملک امیر احمد خان افغان
مقیم باڈہ (سندھ))

احمدی بچوں کے لئے امام وقت کا ارشاد

"اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت کا ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں آپ ایک "اٹھنی" ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چندہ دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام اطفال احمدیت سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے امام ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ایک دوسرے سے بڑھ کر نیک نمونہ پیش کریں گے۔ اسی طرح والدین بھی اپنے بچوں کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں کسی سے پیچھے رہنے نہ دیں گے۔

(ناظم وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُذکُرُوا مَوتٰکُم بِالخَیرِ

محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسری مرحوم

(محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مَیں دفتری کاغذات دیکھ رہا تھا کہ محترم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسری مرحوم کے چندہ تحریکِ جدید کے سلسلہ میں کچھ کوائف میری نظر سے گذرے۔ اگرچہ آپ کی وفات پر ایک عرصہ گذر چکا ہے مگر آپ کی شریف و سعید اور مومنانہ صورت میرے سامنے آگئی۔ جناب ڈاکٹر صاحب مرحوم سلسلہ کے ایک فدائی اور سچے مسلمان تھے۔ مالی قربانی میں آپ کا نمایاں مقام تھا۔ تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں روزِ اوّل سے شامل ہوئے بلکہ آپ کا شمار تحریکِ جدید کے معاونینِ خصوصی کی صف میں تھا جسے آپ نے آخر دم تک نبھایا۔ آپ کی تاریخ پیدائش جون ۱۸۹۵ء کی ہے۔ آپ پیدائشی احمدی ہونے کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی دستی بیعت سے بھی مشرف ہوئے۔ آپ سلسلہ کے معروف بزرگ حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسری کے صاحبزادے تھے۔ پیدائشی احمدی ہونے کے باعث ایک موقع پر آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر مصافحہ کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

حج بیت اللہ کی سعادت

آپ کو ۱۹۶۴ء میں حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی مگر آپ کو کبھی حاجی کہلانے کا شوق نہ ہوا۔ آپ کا مطب لاہور میں ریلوے روڈ پر مرجع خاص و عام کا درجہ رکھتا تھا۔ نہایت محبت اور توجہ سے علاج فرماتے اور پریکٹس کے دوران بھی جماعت کا کوئی کارکن ملنے جاتا تو بڑی محبت اور توجہ سے ملتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے اخلاقِ فاضلہ اور دینداری کے پاکیزہ ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا — اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہے

اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو دوسو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد انعام دیئے جائیں گے۔ یہ مضمون کم از کم پانچ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو اور ۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء تک دفتر اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میری بچی شیریں ثمر ایک عرصہ سے علیل چلی آرہی ہے۔ نیز خود بھی بعض امور کے پیشِ نظر بہت پریشان ہوں۔ مَیں عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی اور اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔

اقبال احمد ایڈووکیٹ

صدر جماعتِ احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ضروری اعلان برائے موصیان

امراء کرام / صدر صاحبان فوری توجّہ فرماویں

تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے التماس ہے کہ اپنی جماعت کے صدر صاحب مجلس موصیان کے ذریعہ سے اپنی جماعت کے ہر ایک موصی سے الگ الگ کاغذ پر موصی کے نام مع ولدیت۔ وصیت نمبر و پورے پتہ کے ساتھ مندرجہ ذیل امور کے متعلق یہ کوائف لکھوا کر موصی کے دستخط کروا کے (یا انگوٹھا لگوا کر) پھر مجموعی طور پر یہ تمام کاغذات نظارت بہشتی مقبرہ کو ارسال فرمائیں۔ یہ کام زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر ضرور مکمل ہو جانا چاہیئے۔

امراء اضلاع سے التماس ہے کہ اپنے ضلع کے ہر امیر / صدر صاحب جماعت تک یہ اعلان پہنچا کر ممنون فرماویں۔

یہ کام نظام جماعت کے ذریعہ ہی سر انجام ہونا چاہیئے لیکن یہ ہر موصی کی ذاتی ذمہ داری بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظامِ جماعت کا کوئی نمائندہ ان تک نہ پہنچے تو وہ مندرجہ ذیل کوائف سے نظارت بہشتی مقبرہ کو اپنے وصیت نمبر کے اندراج کے ساتھ براہِ راست اطلاع دیں:۔

۱۔ موصی کی موجودہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ۔ اس میں مکانات۔ زرعی زمین۔ سکنی پلاٹ۔ کمپنیوں کے حصص۔ قومی بچت میں لگایا ہوا روپیہ۔ سرمایۂ تجارت۔ قیمتی آلات۔ صنعت و حرفت۔ قیمتی گھریلو سامان شامل ہیں۔

۲۔ موصی نے اپنی اس جائیداد کی اگر حصہ جائیداد ادا کرنے کے لئے تشخیص کروالی ہو تو اس کی تصریح فرمائیں۔ تشخیص کروانے کے بعد اگر جائیداد میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو مثلاً کوئی حصہ فروخت یا ہبہ کیا گیا ہو یا جائیداد میں اضافہ ہوا تو اس کا نمایاں طور پر ذکر کریں۔

جائیداد میں اضافہ سے مراد نئی جائیداد کا حصول ہے۔ نیز پہلے مکان میں کمروں وغیرہ کا اضافہ بھی شامل ہے۔

۳۔ اگر یہ نئی جائیداد یا اضافۂ مکان کسی اور عزیز یا رشتہ دار کے روپے سے ہوا ہو تو اس تبدیلی کے وقت کی اور اس کی نوعیت کی تصریح فرماویں نیز یہ کہ اس پر کس قدر روپیہ خرچ کیا گیا اور اب ملکیت کے لحاظ سے اس نئی جائیداد یا اضافہ کی کیا صورت ہے؟

۴۔ اگر موصی نے کوئی جائیداد اپنے روپے سے کسی عزیز یا رشتہ دار کے نام خریدی ہو تو اس کی پوری پوری تفصیل دیں۔

الغرض ہر موصی سے اس کی موجودہ جائیداد کے متعلق مندرجہ بالا شقوں کے تحت نئے سرے سے تفصیلات حاصل کر کے اور موصی کے دستخط کروا کے جلد از جلد نظارت ہذا کو ارسال کئے جائیں۔

یہ سب کوائف سیکرٹری مجلس کارپرداز کو بھجوائے جائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

احباب ہوشیار رہیں

ایک شخص مسمی عبید اللہ ناصر رنگ سانولا۔ قد درمیانہ۔ چہرہ گول معمولی داڑھی۔ وہ اپنے آپ کو حافظِ قرآن بھی کہتا ہے۔ اپنا پتہ حافظ آباد کا ظاہر کرتا ہے۔ احبابِ جماعت سے پیسوں اور کپڑوں کا مطالبہ کرتا پھرتا ہے۔ احباب اس سے ہوشیار رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

موصیان کیلئے مالی سال کے اختتام پر دفتر کو گذشتہ سال کی اصل آمد سے مطلع کرنا نہایت ضروری ہے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تاجر اصحاب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے تاجر اصحاب کو خاص طور پر مخاطب کر کے فرمایا:۔

"اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے تجارت پیشہ احباب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے احباب زیادہ تر شہروں میں ہوتے ہیں۔ بہت سے شہر ہیں جہاں کی جماعتیں بڑی قربانی دینے والی ہیں۔ مثلاً کراچی ہے۔ کراچی کی جماعت بحیثیت مجموعی بڑی قربانی دیتی ہے۔ وہاں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہیں اور بہت سے ملازم بھی ہیں.... لیکن بعض ایسے شہر بھی ہیں جو سستی دکھا رہے ہیں ان کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ انہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں۔ اپنے اپنے بجٹ پورا کرنے کا عزم کرنا چاہیئے۔ ان کو اپنی ہمتوں کے بلند کرنے کے فیصلے کرنے چاہئیں۔ ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کریں گے۔" (خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل مؤرخہ ۱۳؍مارچ ۱۹۷۵ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِس ارشاد کے پیشِ نظر تاجر اصحاب کو اپنی ذمہ داریاں پورے طور پر ادا کرنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حکیم نظام جانؒ کا

مشہور دواخانہ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ

فون نمبر ۷۴۸۴۴

ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۳۸

نگران

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جانؒ

رجسٹرڈ درجہ اول،

بارا تیوں سے بھری ہوئی ویگن اور ٹرین کے تصادم میں نو افراد ہلاک

گیارہ زخمیوں میں سے ۵ کی حالت نازک ہے

سمبڑیال ــــ ۲۸؍اپریل کی صبح کو یہاں خانقاہ نوگزا کے قریب باراتیوں سے بھری ہوئی ایک ویگن ریلوے لیول کراسنگ پر وزیرآباد سے سیالکوٹ جانے والی مسافر ٹرین سے ٹکرا گئی۔ جس کے نتیجے میں ۹۔ افراد ہلاک اور گیارہ زخمی ہو گئے۔ جن میں سے پانچ کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ زخمیوں کو ریلوے گارڈ نے ابتدائی طبی امداد دینے کے بعد سول ہسپتال سیالکوٹ منتقل کر دیا ہے۔ حادثے کی تحقیقات کا حکم دیدیا گیا ہے۔ ویگن ڈرائیور جائے حادثہ سے فرار ہو گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ سیالکوٹ کے نواحی موضع اکبرآباد کا ایک شخص اللہ رکھا اپنے بیٹے عبدالحمید کی بارات لیکر جو اس کے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں اور گھر کی دوسری عورتوں پر مشتمل تھی سمبڑیال کے مستری ڈال دین کے گھر جا رہا تھا۔ ویگن پر تیرہ مسافروں کی بجائے ۲۰ باراتی سوار تھے۔ صبح ساڑھے نو بجے جب ویگن نمبر ایس۔جی۔اے ۵۰۶۶ خانقاہ نوگزا لیول کراسنگ پر پہنچی تو بدنصیب اللہ رکھا نے ویگن ڈرائیور کو بتایا کہ ریل گاڑی آرہی ہے اس لئے وہ رُک جائے مگر ڈرائیور نے جلدی سے ویگن گزارنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں ویگن وزیرآباد سے سیالکوٹ جانے والی مسافر ٹرین سے جا ٹکرائی جس سے خوفناک دھماکہ ہوا اور ویگن کے پرخچے اُڑ گئے۔ حادثے کے نتیجے میں سات مسافر زخمی ہو گئے۔ ویگن کا کوئی مسافر زخمی ہونے سے نہ بچ سکا۔

دوپہر ایک بجے ریلوے حکام بھی جائے حادثہ پر پہنچ گئے اور حادثے کی تحقیقات کا حکم دیدیا گیا۔ ریلوے لائن نصف گھنٹے کے بعد صاف کر دی گئی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس ریلوے کراسنگ پر کوئی چوکیدار یا ریلوے پھاٹک نہیں ہے اور اس مقام پر پہلے بھی دو حادثات ہو چکے ہیں۔ بدنصیب اللہ رکھا کے بیان کے مطابق ریل گاڑی کے ڈرائیور نے ویگن کے ڈرائیور کو متوجہ کرنے کے لئے متعدد ہارن دیئے اور اس نے خود بھی ڈرائیور کو ریل گاڑی کے قریب آنے کے باعث رُک کر انتظار کرنے کو کہا تھا مگر اس نے جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گاڑی کی پرواہ نہ کی اور ریلوے لائن کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ جس کے نتیجے میں سات انسانی زندگیاں حادثے کی نذر ہو گئیں اور ایک المناک حادثے نے جنم لیا۔

ڈسکہ سے نوائے وقت کے نامہ نگار کے مطابق حادثے میں ۹۔افراد ہلاک اور دولہا سمیت گیارہ افراد شدید زخمی ہوئے۔ حادثہ اس قدر خوفناک تھا کہ اس کی آواز قصبے میں دُور دُور تک سنی گئی۔ اس پر لوگ فوراً موقعہ پر پہنچ گئے۔ حادثے میں سات افراد موقعہ پر ہلاک ہوئے جن میں چار عورتیں اور بچے شامل تھے جبکہ گیارہ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں سے دو عورتوں نے علامہ اقبال ہسپتال سیالکوٹ میں پہنچ کر دم توڑ دیا۔ زخمیوں میں دولہا عبدالحمید ولد اللہ رکھا کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ حادثہ کے بعد منی ویگن کا ڈرائیور زخمی حالت میں بھاگ گیا۔

(نوائے وقت ۲۹؍اپریل ۱۹۷۹ء)

حضور ایدہ اللہ کے دو اہم خطبات کی کتابی شکل میں اشاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات فرمودہ ۲۹؍دسمبر ۱۹۷۸ء اور ۱۲؍جنوری ۱۹۷۹ء

"اسلام آزادیٔ ضمیر اور مذہبی آزادی کا ضامن ہے"

کتابی صورت میں شائع ہو گئے ہیں۔

خطبات اُردو	بڑا سائز	۱۸۰/- روپے سینکڑہ
خطبات اُردو	چھوٹا سائز	۱۰۰/- روپے سینکڑہ
انگریزی ترجمہ		۱۸۰/- روپے سینکڑہ

ملنے کا پتہ:۔ معرفت روزنامہ الفضل ربوہ

اعلانِ تعطیل

یکم مئی (بروز منگل) ملک بھر میں عام سرکاری تعطیل ہے۔ لہذا حسب سابق اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواستِ دُعا

مکرم محمد شریف صاحب خالد آف جرمنی کا بچہ عزیز شاہد دماغ کی رگ پھٹ جانے کی وجہ سے بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کیا ہے۔ عزیز شاہد کو ہوش آگیا ہے۔ ڈاکٹر کی باتوں کا جواب نہیں دے سکتا مگر بات سمجھ لیتا ہے۔ محترم خالد صاحب بہت مخلص اور سلسلہ کے فدائی کارکن ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز شاہد کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبداللطیف خاں اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴